www.KitaboSunnat.com

مقالات

سعید مجتبیٰ سعیدی

کیا انسانی بدن میں جنات کا دخول و حلول ممکن ہے ؟

جنات کا انسانی جسم میں داخل ہونا ممکن ہے یا نہیں ؟ اس بارے میں اہل علم کی آراء مختلف ہیں۔ معتزلہ اور ان کے ہم نوا جو عقلیات کو کتاب و سنت کے بالمقابل اہم سمجھتے اور انہیں فوقیت دیتے ہیں، ان کا خیال ہے کہ چونکہ جن اور انسان اپنی ماہیت اور تخلیقی عناصر کے لحاظ سے یکسر مختلف ہیں، اس لئے جنات، انسانی جسم میں داخل نہیں ہوسکتے۔

اس کے برعکس قدماء و معاصرین علمائے اہل سنت و الجماعت کی تحقیق ہے کہ اگرچہ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ اور جدا مخلوق ہیں، تاہم قرآن مجید، احادیث و آثار اور روز مرہ کے مشاہدات سے ثابت ہے کہ جنات انسانی جسم میں داخل ہوتے اور مختلف حرکات کا ارتکاب کرتے ہیں۔

چنانچہ قرآن مجید میں سود خوروں کے متعلق بیان ہے :

﴿ اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ﴾ ...... (البقرہ : ۲۷۵)

"سود خور قیامت کے روز یوں اٹھیں گے جیسے کسی کو جن نے اپنے حملہ سے مدہوش کر رکھا ہو۔"

امام قرطبی اس آیت کی تفسیر میں رقم طراز ہیں :

فی هذه الآیة دلیل علی فساد انکار من أنکر الصرع من جهة الجن و زعم انه من فعل الطبائع وان الشیطان لا یسلك فی الانسان ولا یکون منه مسّ

"اس آیت میں ان لوگوں کا رد ہے جو جنات کی طرف سے انسانوں کو مدہوش کرنے کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایسا طبعی طور پر ہوتا ہے اور جن، انسان کے جسم میں داخل نہیں ہوتا اور نہ مدہوش کرتا ہے۔"

نیز امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں :

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"سود خور قیامت کے روز یوں اٹھیں گے جیسے پاگل و مجنون، جنون کی حالت میں ہو۔ شیطان نے اسے مدہوش کر رکھا ہو اور وہ قبروں سے خوفناک انداز میں اٹھیں گے۔"

ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سود خور قیامت کے روز پاگلوں کی طرح اُٹھے گا اور اس کا گلا گھٹ رہا ہو گا۔

جنات و شیاطین چونکہ انسان پر حملہ آور ہوتے اور پریشان کرتے ہیں اسی لئے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم انی اعوذ بک من التردی والهدم و الغرق والحرق، واعوذ بک ان یتخبطنی الشیطان عند الموت

"یا اللہ میں بلندی سے گر پڑنے، دب جانے، ڈوبنے اور جل جانے سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ شیطان (جن) مجھے موت کے وقت گمراہ یا مدہوش کر دے۔"

نیز چونکہ جنات کے مساکن بالعموم گندے مقامات بالخصوص قضائے حاجت کی جگہیں ہوتی ہیں' اسی لئے بیتُ الخلاء میں داخل ہونے سے قبل یہ دعا پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے:

بسم الله اللهم انی اعوذ بک من الخبث و الخبائث

"اللہ کے نام سے۔۔ یا اللہ میں مذکر و مؤنث شریر جنات کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"

اسی طرح مسند احمد جلد چہارم میں حضرت یعلی بن مرۃ الثقفی رضی اللہ عنہ کی روایت سے اور سنن دارمی میں حضرت جابرؓ اور حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ایک دفعہ دوران سفر آں حضرت ﷺ کو ایک عورت بچہ اٹھائے ہوئے ملی، اس نے کہا کہ اسے جنات کی شکایت ہے، آپ نے بچے کے ناک کو پکڑا۔ دوسری روایت کے مطابق آپ نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا:

إخسَأ عدوّ الله أنا رسول الله

"اللہ کے دشمن نِکل جا، میں اللہ کا رسول ہوں" (اور تجھے یہ کہہ رہا ہوں)

ابن عباس کی روایت کے مطابق اس حکم کے سنتے ہی ایک چیخ سی سنائی دی اور اس کے پیٹ سے سیاہ رنگ کے پلّے کا سا جانور نکل کر دوڑ گیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے اس عورت سے فرمایا: تم ہمیں واپسی پر اسی جگہ ملنا۔ چنانچہ واپسی پر وہ آپ کو ملی، اور بتایا کہ اب بچے کو مکمل آرام ہے اور دوبارہ اسے شکایت نہیں ہوئی۔ اور اس نے ہدیہ بھی پیش کیا۔ (مسند احمد: ج ۴، ص ۱۷۰ تا ۱۷۳، سنن دارمی: باب ۴، حدیث نمبر ۲، ۴)

امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

دخول الجن بدن الانسان ثابت باتفاق اهل السنة و الجماعة. قال الله تعالى ﴿ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ﴾ و في الصحيح عن النبي صلى الله عليه وسلم "ان الشيطان يجري من ابن آدم مجرى الدم"

"علمائے اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ جنات انسان کے بدن میں داخل ہو جاتے ہیں قرآن مجید میں بھی ہے ﴿ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ﴾ اور صحیح بخاری میں نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جن، انسان کے بدن میں خون کی مانند گردش کرتا ہے۔"

امام احمد بن حنبل سے ان کے بیٹے عبداللہ نے کہا: کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ جن مریض کے بدن میں داخل نہیں ہوتا؟ تو امام احمدؒ نے فرمایا: بیٹا یہ لوگ غلط کہتے ہیں۔ وہ جن ہی ہوتا ہے جو مریض کی زبان پر بولتا ہے۔

امام احمدؒ کے اس قول پر حاشیہ آرائی کرتے ہوئے، امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

"جو شخص جن کی وجہ سے مدہوش ہو تو وہ ایسی زبان بولتا ہے جو سمجھ نہیں آتی، ایسے مریض کو شدید ترین مارپیٹ کی جائے تو اسے محسوس تک نہیں ہوتا، مریض ایسی ایسی عجیب و غریب حرکات کرتا ہے کہ دیکھنے والے کو یقین ہو جاتا ہے کہ اس کی زبان سے بولنے والا اور یہ حرکات کرنے والا انسان نہیں بلکہ کوئی دوسری مخلوق ہے۔"

امام ابن تیمیہؒ مزید فرماتے ہیں کہ ائمہ مسلمین میں سے کسی نے انسانی جسم میں جنات کے داخل ہونے کا انکار نہیں کیا۔ اور نہ ہی کوئی شرعی نص اس کی تردید میں وارد ہے۔

جو لوگ انسانی جسم میں جنات کے دخول کے منکر ہیں ان کا استدلال اس آیت سے ہے:

﴿ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ﴾

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جادوگر، جادو سے اللہ کے حکم کے بغیر کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے"

بلاشبہ یہ آیت واضح دلیل ہے کہ جنات' جادو یا مدہوشی کی تکلیف یا کوئی دوسری تکلیف، اللہ کے حکم کے بغیر نہیں پہنچا سکتے۔ تاہم شیطان یعنی کافر جن کو مؤمنین پر ان کے گناہوں یا عبادت و ذکر الٰہی سے بُعد کے سبب مسلط کردیا جاتا ہے، مگر شیاطین اللہ کے نیک بندوں کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔

جیساکہ ارشادِ باری ہے:

﴿ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ ﴾ .... (الاسراء: ٦٥)

"بے شک میرے بندوں پر تجھے کچھ اختیار نہیں"

جنات چمٹنے کے اسباب اور ان کا علاج:

امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں: کہ انسانوں کو جنات چمٹنے کے اسباب متعدد ہیں، جیسے ایک انسان دوسرے کے عشق و محبت میں گرفتار ہوجاتا ہے اسی طرح بعض اوقات کوئی جن کسی انسان پر فریفتہ ہوکر اس سے آچمٹتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی انسان جنات کو دکھ پہنچائے، بُرا بھلا کہے، کسی جن کو قتل کرڈالے، ان پر گندگی یا گرم پانی وغیرہ ڈال دے، ان کے ٹھکانے پر بول و براز کردے، اس قسم کے کام انسان نے عمداً کئے ہوں یا لاعلمی میں، جنات اس قسم کی باتوں کا بدلہ لینے کے لئے اس انسان کو آچمٹتے ہیں۔ جنات میں چونکہ ظلم و جہالت زیادہ ہے، وہ کسی سے اس کے جرم کی نسبت زیادہ بدلہ لے لیتے ہیں۔

جس طرح بعض انسانوں میں جہالت ہوتی ہے اسی طرح بسااوقات کوئی جن محض جہالت کے سبب کسی جرم یا غلطی کے بغیر بھی آچمٹتے ہیں۔ میرے خیال میں ان کے شر سے بچنے کا واحد ذریعہ اللہ کا ذکر ہے۔ ہر کام سے قبل اللہ کا مبارک نام لینا چاہیے جیساکہ احادیث میں آں حضرت ﷺ کے بارے میں بکثرت آیا ہے کہ آپ کھانے پینے، سواری پر سوار ہونے، کپڑے پہننے اور قضاءِ حاجت وغیرہ کے مواقع غرض یہ کہ ہر کام سے قبل اللہ کا نام لیا کرتے تھے۔

امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ جب جنات کسی انسان سے زیادتی کریں تو اولاً انہیں اللہ اور رسول کے حکم سے آگاہ کرکے ان پر حجت قائم کردی جائے اور انہیں اسی طرح سمجھایا جائے جیسے انسانوں کو سمجھایا جاتا ہے۔ جیساکہ ارشادِ الٰہی ہے۔

﴿ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ﴾

"ہم رسول بھیجے بغیر کسی قوم پر عذاب نہیں بھیجتے"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر وہ وعظ و نصیحت اور تنبیہ کے باوجود باز نہ آئیں تو انہیں ڈرانا، دھمکانا، بُرا بھلا کہنا، لعنت ملامت کرنا، جائز ہے جیسا کہ ایک دفعہ آں حضرت ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، اسی دوران ایک شیطان آگ کا شعلہ لے کر آپ کے چہرہ پر حملہ آور ہوا تو آپ نے تین بار فرمایا: اُلعنك بلعنة الله (صحیح بخاری) چنانچہ شیطان کے مقابلہ کے لئے اللہ کا عمومی ذکر اور قرآن مجید بالخصوص آیتُ الکرسی کی تلاوت کی جائے۔

آیتُ الکرسی کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی رات کو یہ آیت پڑھ لے اللہ کی طرف سے اس پر ایک نگران مقرر کردیا جاتا ہے اور صبح تک کوئی شیطان اس کے قریب نہیں آسکتا۔

دینی مدارس کے طلباء کے لئے

خوشخبری

طلباء مدارس دینیہ کی تحریری صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے "جامعہ لاہور الاسلامیہ" (رحمانیہ) کے طلباء کی طرف سے ایک نمائندہ ہفت روزہ کا اجراء ———

ہفت روزہ "رشد" لاہور

جس میں ترجیحی طور پر مدارس کے طلبہ کی تحریریں شامل اشاعت ہوا کریں گی۔
تیسرے شمارے کی باقاعدہ اشاعت ہوچکی ہے۔ خط لکھ کر نمونہ کا پرچہ طلب کریں۔

زیر نگرانی

مولانا محمد شفیق مدنی
عمید کلیۃ الشریعہ

قاری محمد ابراہیم میر محمدی
عمید کلیۃ القرآن

پتہ: ہفت روزہ "رشد" لاہور: 91 بابر بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور۔ (فون: ٥٨٣٧٣٣٩)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ